دیباچہ

حیف صد حیف کہ یہ دل سوز بی ڈی ناظر وزیر متخلص بہ مضطر بحال ابتر
گذارش کرتا ہے کہ حضرت اوستاد مرحوم سے اور مجھ سے بمقتضائے حسن
اتفاق اتحاد ربط وضبط اس قدر بڑھا تھا کہ لوگون کو میرے تلمذ ہونے
مین بھی گفتگو تھی۔ واللہ اعلم جو کچھ کہتا ہون سچ کہتا ہون جھوٹ کی عادت
نہین حضرت مرحوم کی عنایتون کی نہایت نہین کیونکر عرض کرون کسے
کہون کوئی مونس و غمخوار نہین کہ گوش دل سے سنئے اس حادثہ ناگہانی سے
دل کو وہ اضطراب ہوا کہ یہ غیاث المضطر جسکا جواب ہوا ورنہ کہان ہم اور
کہان یہ باتین۔ رونا رولانا خواب مین بھی نصیب تھا لیکن اس چرخ ا...
سے چارہ نہین دلِ غمزدہ کو یارا نہین لہذا امید کرتا ہون کہ یہ نوحہ دارغ
موسوم بہ غیاث المضطر چشم بینن سے بچکر مقبول طبع خاص و عام ہو تو زہے
سعادت ورنہ ناکامی تو بدیہی ہے۔ مولف

رحمت باری سے مضطر دور کیا
ورنہ مین کیا اور مرا مقدور کیا

خاکسار
مضطر از الہ آباد ۔ ۱۹۰۵ء

بسم اللہ الرحمن الرحیم

صبر و شکیب و طاقتِ ضبطِ فغان نہین
[illegible] ہمدم یہان نہین

کہنا پڑا کہ درد کہان ہے کہان نہین
کس کو سنائین حال کوئی مہربان نہین

اِک داغ تھا سو وہ بھی تہِ آسمان نہین

خاموش رہ سکے نہ یہان صبر کرکے ہم
[illegible] کچھ نہ کرین قدر کرکے ہم

قابو مین دل کو لائین بصد جبر کرکے ہم
بولین نہ خاص و عام سے یہ فخر کرکے ہم

وہ دل نہین دماغ نہین وہ زبان نہین

[illegible] ظہور مین لایا نہ جائیگا
[illegible] اپنے وہ سب پیش آئیگا

وہ کچھ سُنے گا ہمسے جو ہم کو سنائیگا
خامہ ہمارا اسکے عجب رنگ لائیگا

گویا دہن نہین ہے کہ گویا زبان نہین

[illegible] داغ تو ہر دل عزیز تھا
[illegible] لئے ہے وہ سب بجا

مانے حریف اس کو نہ مانے تو اس سے کیا
مضطر زبانِ خلق ہے نقارۂ خدا

باقی اگرچہ ہند مین اوس کا نشان نہین

غیروں پہ ازذوقِ محبت نہ فاش ہو
دل پارہ پارہ اور جگر پاش پاش ہو
سینے مین تا نہ ناخنِ غم کی خراش ہو
تا یہ نہو نہ ذوق محبت تلاش ہو

بے داغ لطفِ ذوق مقرر عیان نہین

روزِ ازل سے جس کو مذاقِ سخن ملا
دل بھی معہ دماغ نے اپنے انجمن ملا
کیا کیا نہ اوس کو زیرِ سپہرِ کہن ملا
گویا زبان اوسی کو اوسی کو دہن ملا

خاموش اہلِ بزم ہین گویا زبان نہین

جوہر سے تا گہر بسرِ سیم بر چڑھے
کیونکر نہ داغ دہلوی سب کی نظر چڑھے
اہلِ نظر پہ جوہرِ اہلِ ہنر چڑھے
آصف سا جوہری ہو تو کیونکر نہ سر چڑھے

اہلِ ہنر کیا مستحقِ قدردان نہین

غیرون پہ حال دردِ جگر کا کہان کھلے
اپنا دل و جگر ہو تو مُنہ مین زبان کھلے
ہمدرد ہون تو چاہیئے البتہ ہان کھلے
آئینہ ہو کے صاف الم کا بیان کھلے

پردہ غبارِ دل کا اگر درمیان نہین

درپردہ ہاے غم کو کہان تک جتایئے
دل مین جو آرہا ہے وہ سب کو سنایئے
چھپ چھپ غمِ رفیق کو کس طرح کھایئے
باتین نہ بہت حضرتِ مضطر بنایئے

قصہ نہین فسانہ نہین داستان نہین

منظور یہ نہین کہ طبیعت جتاؤ تم
قلابے آسمان و زمین کے ملاؤ تم
مضمون آفرین مین طبع آزماؤ تم
واعظ کی طرح پیر و جوان کو ڈراؤ تم

نوحہ گری داغ ہے حسنِ بیان نہین

بیتابیِ دل کہتی ہے دلسے کہ کیا کرین
دل مین ہے اب تو بیٹھ کے یہ آہ و بکا کرین
کس طرح اپنا حقِ محبت ادا کرین
طوفانہا ہے نالون سے اپنے اُٹھا کرین

اصرار ہمکو اسمین تو اے مردمان نہین

آغاز ہاے نالۂ شور و فغان سُنو
یہ شور الغیاث تہِ آسمان سُنو
بیٹھو جگر کو تھام کے دردِ نہان سُنو
دو تین نالے ہمنے بھی پیر و جوان سُنو

تلمیذِ داغ دہلوی ہین نوحہ خوان نہین

چرخِ برین پہ جبکہ ظہورِ ہلال تھا
خلقِ خدا کا اور سراسیمہ حال تھا
روئے زمین پہ بدرِ سخن کا زوال تھا
وہ روزِ عید تھا کہ وہ روزِ وبال تھا

قربان عید ہاے فصیح البیان نہین

جور و جفاے چرخِ ستمگار دیکھئے
جو کچھ دکھائے ہمکو وہ ناچار دیکھئے
اے یار و غمگسار و دل افگار دیکھئے
کیا تم سے کہین یار کہ لو یار دیکھئے

دیکھو جو دیکھنا ہو کہ مُنہ مین زبان نہین

وہ دن گئے کہ صحنِ گلستان مین عندلیب
کہتی تھی بیٹھ بیٹھ صفیران مین عندلیب
پھر پھر کے شاخ شاخ خیابان مین عندلیب
باغِ سخن مین داغ ہے بستان مین عندلیب

کہتی ہون سچ کہ باد فروشِ جہان نہین

بزمِ سخن مین یہ ہی فصیح البیان ہوا
دیکھا جو بار ہا تو یہی امتحان ہوا
ورنہ کہان سُنا تھا کہ ایسا وہان ہوا
دریاے فکر سب سے جُدا ہو روان ہوا

ذکرِ کلام داغ کہان ہے کہان نہین

سینے میں ایک دل تھا کہ تھے صد ہزار دل — کس طرح ہو نہ خلقِ خدا کا فگار دل
ماہی سے تا بماہ ہوا داغدار دل — پھر پھر بنا دکھلائے اگرچہ ہزار دل
ایسا بنا سکیگا تو اسے آسمان نہیں

وہ داغ مے پرست تھا یا تھا صنم پرست — کچھ تو بتلا اسے اپنی مگر تھا وہ غم پرست
مشہور یہ غلط تھا وہ اہل کرم پرست — جو داغ مے پرست ہو کیونکر درم پرست
مانا یہ سب بھی سچ مگر اب وہ یاں نہیں

اک داغ تھا جو داغ جوانی میں دیگیا — جز داغ کچھ نہ ہمکو نشانی میں دیگیا
یہ داغ داغ گنج معانی میں دیگیا — کیا کیا نہ فاغ طرز بیانی میں دیگیا
صد حیف ہے کہ آج وہ پیر و جوان نہیں

ملک دکن میں دفن غریب الوطن ہوا — دلی جیسے نصیب نہ گور و کفن ہوا
کیسا غضب یہ تجھ سے اے چرخ کہن ہوا — بلبل کو تا نصیب نہ صحنِ چمن ہوا
مرنیکے بعد قبر بھی در گلستان نہیں

بے نام و بے نشان کا بھی اک نشان تھا — گویا بھی زبان تھا بھی اونکی جان تھا
نالان غم فراق سے سارا جہان تھا — اے چرخ تجھ سے کس کو بھلا یہ گمان تھا
پامال کرکے داغ کا چھوڑا نشان نہیں

دنیا سے ہائے روح فصیح البیان چلی — یہ کیا چلی فصاحتِ ہندوستان چلی
بزم جہان سے رونقِ اہل زبان چلی — گویا کہ جسمِ خلق سے روح روان چلی
جسمِ سخن میں ہائے وہ اب لطف جان نہیں

روشن علم مین جبکہ یہ داغِ کہن ہوا
واویلا خاص و عام سرِ انجمن ہوا
بزمِ جہان مین مردہ چراغِ سخن ہوا
تاریک تر نظر مین زمین و زمن ہوا
کہ آفتابِ داغ میانِ جہان نہین

اکدن وہ تھا کہ بیٹھے تھے یارونکے درمیان
کنجِ لحد مین یار ہے کوئی نہ پاسبان
اکدن یہ ہے کہ ہاتھون سے تیرے لے آسمان
تنہا پڑے ہوئے ہین لب نالہ و فغان
پرسانِ حال کوئی نہین رازدان نہین

باغِ جہان سے مع خوش الحان ہوا ہوئے
اپنے وطن سے اپنی خوشی سب جدا ہوئے
سنکر ہمارے نالے خدا جانے کیا ہوئے
غربت مین جاکے وہ بھی کہین مبتلا ہوئے
گل خار ہین نظر مین گلِ بوستان نہین

دلّی مین مرثون کا یہی غمگسار تھا
اے چرخ نابکار تجھے جس سے خار تھا
اچھا تھا یا برا تھا مگر یادگار تھا
وہ تو غریب آپ ہی یار و نگار تھا
پامال تجھ کو کرنا تھا اسے بدگمان نہین

وہ جو ازل سے دشمنِ صاحب کمال ہے
بار الم سے اوسکا بھی اب تو یہ حال ہے
کیا کیا نہ سرنگون بدل انفعال ہے
سر کیا اوٹھے کہ بوجھ سے چلنا محال ہے
پُشتِ فلک خمیدہ ہے مثلِ کمان نہین

کسطرح رنگ پان پہ گمانِ قضا نہو
درپردہ ہائے خون کسی کا کیا نہو
دستِ حسین مین رنگ حنائی لگا نہو
باطن مین خاص و عام پہ ظاہر ہوا نہو
رنگِ حنا و پان پہ گمان ہے گمان نہین

طفلی جوانی اوسکی تھی پیری شباب تھی
جو بات داغ کی تھی وہی لاجواب تھی
ہم کیا کہین طبیعتِ عالیجناب تھی
صد انتخاب مین سے کہین انتخاب تھی
کلکِ زبان مین طاقتِ شرح و بیان نہین

یارون کا یار تھا کبھی لقون کا یار تھا
آئینہ انجمن کا دلِ داغدار تھا
اوس دل پہ اس لیئے دلِ عالم نثار تھا
بزمِ جہان مین صورتِ آئینہ دار تھا
آلودہ زنگ سے دلِ صافی دلان نہین

بلبل کی آرزو تھی نہ ارمان باغ کا
گلشن کھلا ہوا تھا جو گلزار داغ کا
جلوہ دکھا رہا تھا یہ روشن دماغ کا
سب کو گمان تھا خانۂ دل مین چراغ کا
اب ریختہ مین معنیٔ روشن عیان نہین

اوستاد کا ہی

فیضِ سخن تھا ساتھ جو اوس فیضیاب کے
عالم تھا خواب کا جو گیا ساتھ خواب کے
کہدو جو منتظر ہین سوال و جواب کے
اک دھوپ تھی کہ ساتھ گئی آفتاب کے
وہ آفتاب داغ میانِ جہان نہین

بزمِ سخن مین بیٹھ عجب داغ ہوگیا
اوٹھ کے چلا تو اور غضب داغ ہوگیا
کہتے ہین ہائے عید کی شب داغ ہوگیا
دل سے نہ جائے داغ وہ اب داغ ہوگیا
کیا کیا نہ داغ از براہلِ زبان نہین

بے نورِ آفتاب نہ گھر بے چراغ ہے
بے داغ بزمِ اہلِ سخن داغ داغ ہے
بے ساقی میکدہ ہے نہ بے مل ایاغ ہے
اس دورِ آسمانی مین کس کو فراغ ہے
ہے عالمِ اسباب مین باعث کہان نہین

خورشید رو کے منہ پہ جو یہ تل کا داغ ہے
کیونکر چھپے یہ صاحب کامل کا داغ ہے
باطن مین دیکھئے تو وہی دل کا داغ ہے
ورنہ گلون مین یون تو عنادل کا داغ ہے
داغِ الم داغ ہو کیونکر عیان نہین

کیا بھول گئے لوگ ابھی کل کی بات تھی
اس چرخ کینہ ور کی کوئی یہ بھی گھات تھی
رات تو نہین بات تھی کبھی بات تو نہین رات تھی
ورنہ ثبات رندگی نے بے ثبات تھی
عمر درازِ داغ فصیح البیان نہین

کہتے ہین آج داغ سر شام اوٹھ گیا
آیا جو سیر بزم وہ ناکام اوٹھ گیا
بزمِ سخن کا دن سے سرانجام اوٹھ گیا
کہتا ہوا یہ بادِ دل کہ سرام اوٹھ گیا
اہلِ سخن اوٹھے ہین فصیح البیان نہین

پھر پھر کے دشت ریختہ مین عمر بھر چلے
دلی ہنوز دور ہے کیا اپنا سر چلے
دیکھا تو بیخبر تھے کہ بے راہبر چلے
آئے بھٹک بھٹک کے جدھر سے ادھر چلے
داغ خضر جو راہبرِ رہروان نہین

وہ دن گئے کہ رہتے تھے ایوان مین نہان
اب دیکھتے ہین اونکو کبھی تجھکو آسمان
کٹتی تھے راتدن یونہین یارونکے درمیان
تنہا پڑے ہوئے ہین تہِ خاک وہ وہان
جز سائبان چرخ ہے کوئی جہان نہین

دھوتے تھے خاک جسم جو مل مل کے راتدن
تھے جو ہزار ناز سے پل پل کے راتدن
طالب تھے خواب بستر مخمل کے راتدن
اس چرخ بدخصال نے جل جل کے راتدن
اونکو ملا کے خاک مین چھوڑا نشان نہین

وہ کون ہے کہ جس کو یہ داغِ الم نہیں
اظہارِ دردِ دل سے ہمہ تن قلم نہیں
ناقوس نعرہ زن ہے کہ تازہ ستم نہیں
بانگِ جرس کی نالہ و فریاد کم نہیں
یہ شورِ الغیاث تہِ آسماں نہیں

گلشن میں عندلیب نے نالہ بپا کیا
سروِ چمن میں کوکوئے قمری ہے جابجا
غنچوں کا ہے چٹکنا کہ ماتم کی ہے صدا
لالہ میں داغ ہے کہ ہے داغِ الم لگا
کیا مبتلائے داغِ الم بوستاں نہیں

شبنم برنگِ اشک نہ کیونکر ہو زمیں پر
انجم پڑے فلک پہ جو روتے ہیں رات بھر
کہسار ہو بہ بہکے یہ نالے ادھر ادھر
روئے زمیں پہ بہ گئے دریا ہیں سر بسر
کیا نوحہ گرِ داغ یہاں ہیں وہاں نہیں

دل سوز اگر کسی کے جل جائے تو اچھا
یہ سوزِ نہاں دل سے نکل جائے تو اچھا
چوں شمع سرِ بزم پگھل جائے تو اچھا
جس دل میں نہ ہو داغ وہ جل جائے تو اچھا
پروانے سے کیا شمع کی سرگوشیاں نہیں

صوفی نے جو دل صاف کیا بھی ہے تو کیا ہے
آئینہ اگر رشکِ صفا بھی ہے تو کیا ہے
زاہد بتِ کافر سے پھرا بھی ہے تو کیا ہے
بے داغِ محبت بچا بھی ہے تو کیا ہے
جز داغِ عشق رازِ نہاں رازداں نہیں

بلبل کو صفیرانِ چمن خوش نہیں آتے
غم دوست ہی احبابِ وطن خوش نہیں آتے
گلشن میں گل و غنچہ دہن خوش نہیں آتے
سنتے ہیں مگر حضرتِ من خوش نہیں آتے
ہمدردِ داغِ بلبلِ نالہ کناں نہیں

گلشن مین عندلیب کی آتی صدا تو تھی
سروِ چمن کی صورتِ آوِ رسا تو تھی
کیا کیا نہ آہ صرصرِ باد صبا تو تھی
صحنِ چمن مین رات کو آہ و بکا تو تھی
کس کس کو داغ دل سے عزاداریان نہین

آئینہ دیکھ دیکھ کے حیران ہو گیا
چشم پُر آب ہو کے ثنا خوان ہو گیا
جوہرِ ضمیر داغ کا اعلان ہو گیا
اہلِ نظر جو کودن و نادان ہو گیا
مجھکو نصیب جوہرِ روشن دلان نہین

سرتاپا مین دیدۂ حیران اگرچہ ہون
خاموش ہو کے صورتِ تصویر ہی اگر ہون
بزمِ جہان مین بیٹھکے باتین سُنا کرون
آنکھون سے دیکھون اور نہ منہ سے کبھی کہون
مین آئینہ ہون پردۂ راز نہان نہین

شاہِ سخن سے قابلِ انعام ہی تھا
روزِ ازل سے باعثِ الہام ہی تھا
مذکور سیرِ بزمِ صبح و شام ہی تھا
انجام شاعری کا سرانجام ہی تھا
وہ سب کلامِ داغ عیان ہے نہان نہین

جسکو نہو یہ داغ زمانے مین کون ہے
ماہی سے تا بماہ دکھانے مین کون ہے
پروانۂ دل سوز جلانے مین کون ہے
در پردہ دیکھئے تو بہانے مین کون ہے
بے داغ آفتاب سرِ آسمان نہین

روزِ ازل سے داغ کا جلوہ ضرور تھا
ورنہ یہ خاص و عام مین کیونکر حضور تھا
بزمِ سخن کا نورِ دلون کا ظہور تھا
روشن ضمیر گر نہین کہتے قصور تھا
دل شعلہ بفانوس صریحاً نہان نہین

یہ داغ رازِ عشق بقدرِ عیان نہو — آنکھون سے دیکھین اور نہ بالنسی بیان نہو
چون شمع داغ سوز سے جلکر دھوان نہو — پروانہ دلسوز کا اصلا گمان نہو
یہ داغِ دل ہے مانع شرحِ بیان نہین

کیونکر نہ کرین درد سے اظہارِ دردِ دل — فرصت ہی کسے داغ الم سے یہان حاصل
دل خستہ پریشان و سراسیمہ مضمحل — دیکھو جسے نالان ہی وہی شکل عنادل
اک ہم ہین پئے داغ ہوئے نوحہ خوان نہین

کیا کیا نہ داغ دلسے عزاداریان ہوئین — کس کسکی ہائے نعش پہ غمخواریان نہین
ہو ہو کے ہمکنار نہ بس زاریان ہوئین — کیا کیا وفورِ اشک کی فوّاریان نہین
مثلِ حباب جو تھا صریح آسمان نہین

ہی ہی سرِ جنازہ وفا نوحہ خوان ہوئی — باصد نگاہِ یاس سوئے آسمان ہوئی
سرگرم ہائے نالہ و شور و فغان ہوئی — کہہ کہہ کے ہای داغ وہ نالہ کنان ہوئی
احباب داغ شاملِ دردِ نہان نہین

کہتی تھی ہائے داغ جُدائی لگا چلے — مین بھی چلونگی ساتھ مجھے چھوڑ کیا چلے
زیر کفن جو مُنہ کو تم اپنا چھپا چلے — کسکے حوالے کر کے مجھے کیون خفا چلے
ہنگامہ نعش پر تھا وفا نوحہ خوان نہین

اے کاش کیون نہ میری دل و جان سے گذر گئی — تم کیا گذر گئے کہ مین جیتی ہی مر گئی
یہ مرگ ناگہان بھی کدھر سے کدھر گئی — کمبخت کسکے سر کی بلا کسکے سر گئی
کیونکر شریکِ جور و جفا آسمان نہین

کیون میرے دلِ شاد کو ناشاد کر دیا
کیون مجھ کو مبتلاے مورد بیداد کر دیا
کیون مجھ کو منہ سے صورت ہجر یاد کر دیا
کیون مجھ کو مرا داغ الم یاد کر دیا

یہ مرگ ناگہان ہے مگر ناگہان نہین

رہتی تھی بو سے گل سی مین جس دل مین ہاے ہاے
مشکل ہی یہ مشکل ہے ہون مشکل مین ہاے ہاے
وہ دل ہی نہین سیکڑون منزل مین ہاے ہاے
مین کس سے کہون ہے سرِ محفل مین ہاے ہاے

پرسانِ حال کوئی کسی کا یہان نہین

کس طرح نہ یادِ دلِ ناشاد کرون گی
کس طرح نہ اے داغ تجھے یاد کرون گی
کس طرح نہ مین شکوۂ بیداد کرون گی
کس طرح نہ مین نالہ و فریاد کرون گی

کسطرح ہو گی گرمیٔ شور و فغان نہین

مین تمکو چھوڑ جاؤن کہین ہو نہین سکتا
جاؤنگی مین جاؤنگی نہین ہو نہین سکتا
تنہا ہی رہو زیرِ زمین ہو نہین سکتا
کسطرح کہون داغ حزین ہو نہین سکتا

مین قابلِ ہمدردیٔ اہلِ جہان نہین

مین وہ نہین کہ تم ہو کہین اور کہین ہو ہمین
زیرِ فلک بھی ساتھ نہ زیرِ زمین ہو ہمین
مین ہون تمھارا سایہ جہان تم وہین ہو ہمین
مانو نہ مانو داغ مگر دلنشین ہو ہمین

ممکن نہین کہ تم ہو جہان ہو ہمین وان نہین

کہتی تھی داغ داغ بارمان و آرزو
پھر پھر کے گرد نعش یہ کہتی تھی مو بمو
چشمِ پُر آب ہو کے سراسیمہ چارسو
ہے ہے فلک تو مجھ کو پھرائیگا کو بکو

رہتی تھی مین جہان وہ مکین مکان نہین

دیوانہ وار پھرتی تھی ہو ہو کے ہلنسار
پوچھی خبر نہ میری کہ کیسی ہے غمگسار
کیسے پڑے ہو یار ذرا ہو تو ہوشیار
آتا نہیں ہے دل کو مہ بجا مرے قرار
اگلی سی غمگساریاں غمخواریاں نہیں

اُلفت کا رشتہ ایسے ہی توڑا نجائے گا
دامن تمھارا ہاتھ سے چھوڑا نجائے گا
کیوں توڑتے ہو یار کہ جوڑا نجائے گا
کیوں منہ کو موڑتے ہو کہ موڑا نجائے گا
میں ہوں وفا تمھاری کچھ عمر رواں نہیں

جس باغ میں کہ آمدِ فصلِ بہار تھی
جس باغ میں کہ عیش و طرب کی پکار تھی
جس باغ میں کہ فصلِ خزاں بافگار تھی
جس باغ میں کہ خرمیِ روزگار تھی
جس باغ میں تھا نام کو خارِ خزاں نہیں

اوس باغ پُر بہار کو ہے ہے جلا دیا
اوس باغِ عیش کو گھرِ ماتم بنا دیا
اوس باغِ بےخزاں کو زمین میں ملا دیا
جو جو نہ دیکھا آنکھوں نے وہ وہ دکھا دیا
جورِ فلک ہے قابلِ شرح و بیاں نہیں

طفلی سے تا جوانی و پیری سے تا قضا
سنگِ فلک نے شیشۂ دل چور کر دیا
گردن میں ہاتھ تھا کبھی ہاتھوں میں ہاتھ تھا
مجھ کو ملا کے خاک میں کہتا ہے پُر جفا
پیرِ فلک ہوں حضرتِ نواب خاں نہیں

دل سے خیالِ داغ ہٹایا نجائیگا
اوٹھ اوٹھ کے درد داغ بٹھایا نجائیگا
یہ نقش کالحجر ہے مٹایا نجائیگا
مہمان دل ہے گھر سے اوٹھایا نجائیگا
مدت کا یار غار ہے کچھ مہمان نہیں

جب شیرخوار تم تھے تو مین غمگسار تھی | جب نوجوان ہوئے تو مین یاور کی یار تھی
ہمدرد تھی تمہاری کہ مین دلفگار تھی | کچھ تھی بلا سے ساتھ مگر جان نثار تھی

رہتی تھی ساتھ ساتھ تمہارے کہان نہین

دلی سے رامپور مین آئے بروزگار | گذری تمام عمر تہ چرخ نابکار
گل بے چمن حریفون کو لگتے تھے خار خار | پتھر ہمیشہ اپنی جگہہ پر رہے گران بار

ہے سنگ راہ زیب سر آستان نہین

میدان رزم و بزم مین کیا کیا نہ سر کیا | دیکر شکست فاش حریفون مین گھر کیا
ادنی کو اعلی اعلی کو اہل ہنر کیا | نور نظر سے کور کو اہل نظر کیا

طبع روان ہے مانع حکم روان نہین

ذرون کو مہر داغ سے مہتاب کر دیا | دریا دلی سے نالون کو تالاب کر دیا
مین کیا کہون کہ کیا دل احباب کر دیا | سچ پوچھئے تو صاحب اسباب کر دیا

دریاے فیض داغ عیان ہے نہان نہین

عالم مین اجنبی وقت نہ ایسا کہین ہوا | زیر فلک ہوا نہ بروے زمین ہوا
دل مین جو تھا وہ عام سے یہہ دلنشین ہوا | ہمدردیت یہہ ہی باعث صد بغض و کین ہوا

انہو ملال دل تمہین اے حاسدان نہین

مین اور داغ دل سے خدایا جدا نہون | عالم مین تا کہ معنی لفظ وفا نہون
اہل وفا کہین بہی تو معنی ادا نہون | تجھ سے کسی کے کان کبھی آشنا نہون

یہہ داغ راز دل ہو کسی پر عیان نہین

جو کچھ وفا کو نا تھی وہ دنیا خوب کر گئی
نالے ہزار رنگ سے مرغوب کر گئی
گریہ وزاری صورتِ یعقوب کر گئی
رو رو کے وصفِ حضرتِ محبوب کر گئی
کلکِ زبان میں طاقتِ شرح و بیان نہین

ہے ہے جو یک بیک سرِ تابوت غل ہوا
صبر و قرار کا سر تو پتھر سے متصل ہوا
دریاے غم اوترنے کو آہون کا پُل ہوا
نالہ بلند اور مثالِ دہل ہوا
آواز پڑی کان تھی آتی جہان نہین

دیکھا تو شاعری کا عجب حال زار تھا
ہر خاص و عام جس کے یمین و یسار تھا
ہمدرد کوئی اور کوئی غمگسار تھا
القصہ جس کو دیکھا وہی دلفگار تھا
مدت کے یارِ غار تھے کچھ ہمرہان نہین

تابوتِ داغ دیکھ کے بیہوش ہوگئی
ہوش و حواس کھو کے ہم آغوش ہوگئی
آتے ہی ہوش ہاے سرِ جوش ہوگئی
دامن اوٹھا اوٹھا کے وہ روپوش ہوگئی
دریا رواں تھے آنکھ سے آنسو رواں نہین

کہتی تھی ہاے داغ مجھے داغ دے گئے
صبر و قرار کیون مرا لے داغ لے گئے
کس مُنہ سے ہاے ہاے کہون بن ملے گئے
دُنیا سے مین گئی تھی کہ تم جان سے گئے
یہ پاس ربط رشتۂ جسم و جان نہین

کس طرح نہ نالے بدلِ زار کرونگی
تم میری سُنو یا نہ سُنو پیار کرونگی
یہہ دردِ نہان بیٹھکے اظہار کرونگی
نالے دلِ نالان سے مین ہر بار کرونگی
گو قابلِ ہمدردی اہلِ جہان نہین

اے داغ تم تو مجھ سے صریح بگڑ کر چلے
کیا کہہ کے گھر سے نابنے بیٹھا کہاں گھر چلے
کس کے حوالے کرکے مجھے چھوڑ کر چلے
میں تو امانتاً تھی کہاں مجھ کو دھر چلے
تھا یہ خیال میں بھی تو وہم و گمان نہیں

اچھا تمہیں کہو کہ میں اب کس کے گھر رہوں
اچھا تمہیں کہو کہ میں اب کس کی ہو کر رہوں
اچھا تمہیں کہو کہ میں اب کس کے ہو رہوں
اچھا تمہیں کہو کہ میں کیونکر نہ مر رہوں
یہ دور ششمی ہے اخیر زمان نہیں

اب کون ہے جو مجھکو بلا کر بٹھائے گا
اب کون ہے جو مجھکو جتا کر بٹھائیگا
اب کون ہے جو مجھکو بنا کر بٹھائیگا
اب کون ہے جو مجھکو دکھا کر بٹھائیگا
اوروں کو ہے نصیب یہ طرز بیان نہیں

میں جسکو دیکھتی ہوں بلاتا ہے وہ مجھے
میں جسکو دیکھتی ہوں جتاتا ہے وہ مجھے
میں جسکو دیکھتی ہوں بناتا ہے وہ مجھے
میں جسکو دیکھتی ہوں دکھاتا ہے وہ مجھے
عیاریاں ہیں غیر کی غمخواریاں نہیں

اک تم سے تھے کہ میں شہرۂ آفاق ہو گئی
میں طاقِ نسیان ہو کے بھی کیا طاق ہو گئی
خلقِ خدا جو آپ سے مشتاق ہو گئی
دولت تمہاری صاحبِ اخلاق ہو گئی
کیونکہ فصیح الملک خلیق الزمان نہیں

پھر پھر ہزار تو دل انسان بنائیگا
نیرنگی زمانہ سے سو رنگ لائیگا
صد حیف دلِ داغ کو اصلا بنائیگا
آنکھوں کبھی دکھائے نہ کانوں سنائیگا
دل کا بنانا کھیل ہے لے آسمان نہیں

روز روشن ہے زرتن ہم رو لاؤنگی ۔ بس میں جا وری سر ین بیٹھ جاؤں

بزمِ سخن میں بھول کے اصلا نہ آؤنگی ۔ دیکھونگی منہ کسی کا نہ میں منہ دکھاؤنگی

ملکِ سخن میں ہاے مرا قدر دان نہیں

بے داغ بزمِ اہلِ سخن میں یتیم ہون ۔ میں کس کے پاس بیٹھکے جاتون ندیم ہون

غیرون کے پاس بیکسے میں کیونکر مقیم ہون ۔ میں آشنا سے داغِ سخنور قدیم ہون

کسطرح بیٹھہ جاؤن وہان وہ جہان نہیں

سفلی سے معلّم تھی جو میں تم ادیب تھے ۔ روز ازل سے تم تو عجیب غریب تھے

حبّ الحبیب بلکہ حبیب الرقیب تھے ۔ سچ کہہ رہی ہون ورنہ یہ کس کے نصیب تھے

مجھسے ہو وصف صاحبِ اہلِ زبان نہیں

مجھ کو سے داغ وصفِ گلِ یاسمن نہیں ۔ مین جون نسیم باد فروش چمن نہیں

مدِّنظر حق تلفی اہلِ سخن نہیں ۔ کس طرح کہون ہاے سر انجمن نہیں

حق دوست ہون کہ مجھکو تعصب یہان نہیں ۔

تم وہ تھے جنکو آسمان ہر سال روئیگا ۔ تم وہ تھے جنکو ابر بہر حال روئیگا

تم وہ تھے جنکو عاشقِ پامال روئیگا ۔ تم وہ تھے جنکو مضطرب احوال روئیگا

روئینگے وہ بھی سُنکے جو صاحب زبان نہین

اورونکی گرچہ باعثِ ذات حیات تھی ۔ اورونکی گرچہ زندگی بے ثبات تھی

اورونکی گرچہ بانی ذات ثبات تھی ۔ القصہ کیا کہون کہ مین جملہ صفات تھی

بے داغ مجھکو زندگی جاودان نہیں

اور ونکو فخر تھا کہ مین صاحب کمال ہین
مجھکو تھا فخر داغ کہ مین لازوال ہون
بین خوش نصیب ہوگئے کیونکر نہال ہین
عالم مین ہون نظیر کہ فرخندہ فال ہون
یہہ فخر داغ مجھکو میری کسر شان نہین

دلی سے جبکہ قصد سوئے دکن کیا
کیا کیا نہ راہ مین غم یاد وطن کیا
نالہ پہ نالہ بر سر چرخ کہن کیا
کیا کیا غم جدائی اہل سخن کیا
کسطرح خاص و عام ہون نالہ کنان نہین

وہ دن گئے کہ طالع خفتہ نصیب تھے
بیدار بخت روز ازل سے رقیب تھے
پرسان حال ہائے نہ داغ غریب تھے
یہہ دن کے منتظر تھے کہ یہہ دن قریب تھے
تھی یہہ امید تجھسے تو اے آسمان نہین

دربار آصفی مین رسائی ہوئی کہ بس
لطف و کرم کی کارروائی ہوئی کہ بس
کلفت دل حزین کی اوٹھائی ہوئی کہ بس
ایذا تمام عمر کی پائی ہوئی کہ بس
کیونکر ہو وصف آصف گردون نشان نہین

جسکا نظیر عالم فانی مین کون ہے
جسکا نظیر حسن بیانی مین کون ہے
جسکا نظیر گنج معانی مین کون ہے
جسکا نظیر راز نہانی مین کون ہے
وہ آصف گردون ہے کہ روشن دلان نہین

حاتم کا نام لیتے ہین بس نام کے لئے
وہ نام کے لئے تھا یہ ہے کام کے لئے
آغاز کے لئے وہ یہ انجام کے لئے
حاجت روائے خلق صبح و شام کے لئے
خلق خدا فتادہ سر آستان نہین

میری دعا ہے خیر پہ اب اختتام ہو	جب تک کہ دور چرخ برین صبح و شام ہو
جب تک کہ آسمان و زمین کو قیام ہو	جب تک کہ آفتاب سپہر چرخ بام ہو
	ہو بندگان عالی سے خالی جہان نہین
تاریخ مرگ داغ سخنور یہ نا لکھا	پوچھا جو شاعری سے وہین ہنسنے پر طلا
چشم پرآب ہوکے بصد یاس یون کہا	مضطر ہین تو غیب سے آتی ہے یہ صدا
	لو باغ مین وہ بلبل ہندوستان نہین

سنہ ۱۹۰۵ء

اعلان

چونکہ یہ نسخہ حسب ضابطہ رجسٹری ہوگیا ہے اس لئے ہر خاص و عام کی خدمت مین التماس ہے کہ کوئی صاحب بلا اجازت مولف اسکے چھاپنے کا ارادہ نہ کرین اور جس نسخہ پر راقم کی انگریزی دستخط نہ ہون گے وہ مال مسروقہ سمجھا جائیگا۔

Mahboob ... 1961